ہمارے نبی مُحَمَّدِ عربی ﷺ پوری انسانیت کیلئے رحمتِ کامل اور سراپا سلامتی ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ السَّلَامِ، أَرْسَلَ رُسُلَهُ بِالسَّلَامِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ،(يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ)[1]، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ:(وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)[2].

میرے مؤمن بھائیو! عزیز دوستو! اس وقت ماہِ ربیع الاوّل چل رہا ہے یہ نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین ﷺ کی وِلادت باسعادت کا مہینہ ہے اسی مناسبت سے گزشتہ کئی جمعہ سے سیرتِ طیبہ کا بیان چل رہا ہے آج کے خطبہ میں نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین ﷺ کی شانِ رحمت کا تذکرہ ہے نیز سلام اور سلامتی کا بیان ہے بلاشبہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے نبی کریم ﷺ کو رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین بناکر مبعوث فرمایا ہے اور پوری انسانیت کیلئے سراپا سلام اور سلامتی بنایا ہے در حقیقت سلام اور سلامتی باری تعالیٰ کو بے انتہاء محبوب ہے اس نے السَّلَام کو اپنے اسماءِ حُسنیٰ میں شامل فرمایا ہے سلام کو عام کرنے کی تاکید کی ہے اور نبی کریم ﷺ پر صلاۃ وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے اسی لئے جب بھی نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین ﷺ کا نامِ نامی لیا جاتا ہے اور جہاں

بھی ہمارے آقاﷺ کا ذِکرِ خیر ہوتا ہے تو مؤمن کا دل آپ کی عقیدت و محبت سے لبریز ہوجاتا ہے اوراس کی زبان پر بے ساختہ صلاۃ وسلام جاری ہوجاتا ہے یقیناً آپﷺ کی ذاتِ بابرکات سراپا سلامتی ہے آپ کی رسالت میں امن کا پیغام ہے اورآپﷺ کا قلبِ مبارک رحمت وسلامتی سے معمور ہے نبی رحمتﷺ سب کے بارے میں خوش گمان رہتے اور مخلوق کی بھلائی چاہتے اور کسی کے تئیں بغض وکینہ نہیں رکھتے تھے اور اپنے اصحاب کوایک دوسرے کی شکایت سے منع کرتے اوران سے یوں فرماتے: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ»(۳)، میں چاہتاہوں کہ میں (جب بھی گھر سے) نکل کرتمہاری طرف آؤں تو میرا سینہ ہرایک کی طرف سے بالکل صاف ہو اور کسی کی طرف سے میرے دل کوئی میں کدورت نہ ہو

سلام اور سلامتی کی اہمیت سمجھنے والو! نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیمﷺ پر ہماری روح وجان فدا ہو اورآپﷺ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں بلاشبہ آپ کے اقوال وافعال اور آپ کی سیرت و اخلاق میں سلامتی کا پہلو نمایاں ہے بلکہ آپﷺ کی پوری حیات طیبہ میں رحمت وسلامتی کا سبق ہے چنانچہ آپﷺ ہر ملنے والے سے سلام میں پہل کرتے لوگوں کوسلام کی تاکید فرماتے اور پوری انسانیت کیلئے سلامتی کوعام کرنے کی ترغیب دیتے آپ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے اسلام کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا

«تَقْرَأَ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ»(٤)(اسلام کی ایک پاکیزہ خصلت یہ ہے کہ)جس سے جان پہچان ہو اسکو بھی اور جس سے جان پہچان نہ ہو اسکو بھی سلام کرو، چونکہ سلامتی پوری انسانیت کی ضرورت ہے اس خوبی کو نئی نسل میں پختہ کرنے کی ضرورت ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ نے اس کی تاکید فرمائی اور یہ خواہش ظاہر فرمائی کہ ہر گھر امن وسکون کا گہوارہ ہو اور وہ سلام اور سلامتی کا مرکز بن جائے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ؛ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ»(٥)، جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جایا کرو تو انکو سلام کیا کرو یہ تمھارے لئے اور تمھارے گھر والوں کیلئے خیر وبرکت کا ذریعہ ہوگا نبی رحمت ﷺ نے اپنے اصحاب کو سلامتی کی خوبی پر چلنے کا حکم دیا اور سلام کی عظمت واہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: «إِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى، وَضَعَهُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ، فَأَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ»(٦). بلاشبہ: السَّلَام باری تعالی کے ناموں میں ایک نام ہے جس کو اللہ نے زمین پر اتارا ہے پس سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ،

نبی رحمۃٌ لِلعٰلمین ﷺ سے محبت کرنے والو! سلامتی پوری انسانیت کی ضرورت ہے یہ ایک پاکیزہ اصول اور رہنما قرارداد ہے تاریک احوال میں اس سے روشنی حاصل ہوتی ہے اور مشکل حالات میں آسانی پیدا ہوتی ہے بلاشبہ سلامتی کی صدا عقلمندوں کی

زبان پر جاری ہوتی ہے اور یہ نیکوں اور شریفوں کا طریقہ ہے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان ہے: (وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ)(۷)، اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو آپ بھی اس طرف جھک جائیے اور اللہ پر توکل کیجئے نبی کریم ﷺ نے رحمت اور سلامتی کا ایسا انوکھا نمونہ پیش فرمایا تاریخ انسانی میں جسکی کوئی مثال نہیں ملتی چنانچہ اہل مکہ جنہوں نے آپ کو وہاں سے نکالا تھا اور ہجرت پر مجبور کیا تھا فتح مکہ کے موقع پر جب وہ مغلوب ہوگئے اور شدید خوف کی حالت میں آپ کے سامنے حاضر ہوئے تو رحمت عالم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: «مَا تَرَوْنَ أَنِّي صَانِعٌ بِكُمْ؟». لوگو! تم سوچ رہے ہوگے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟ تو اہل مکہ نے رحم اور ہمدردی کی امید کے ساتھ جواب دیا اور کرم اور احسان کا سوال کرتے ہوئے آپ ﷺ سے عرض کیا ہم آپ کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہیں اور آپ سے رحم اور بھلائی کی امید رکھتے ہیں آپ ہمارے ایک کریم بھائی ہیں اور کریم بھائی کے فرزند ہیں تو آپ ﷺ نے ان کیلئے کرم اور سلامتی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: «اذْهَبُوا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ»(۸). تو جاؤ تم سب آزاد ہو پس ضروری ہے کہ ہم اخلاق نبوی سے اپنے کو آراستہ کریں اور اپنے اہل وعیال پڑوسیوں اور دوستوں کے ساتھ رحمت وکرم کا معاملہ کریں اور تمام لوگوں سے امن وسلامتی کا رویہ اپنائیں اور انہیں

تکلیف پہونچانے سے بچیں یہ کامل ایمان کی علامت ہے جیساکہ نبی رحمت ﷺ کا ارشاد ہے «الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ»[٩] مؤمن تو وہ ہے جس کے شر سے لوگ مامون رہیں ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے «وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ»[١٠]. اور مسلمان تو وہ ہے جسکی زبان درازی اور دست درازی سے لوگ محفوظ رہیں، تو آئیے بارگاہ الٰہی میں عرض کریں «اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ»[١١]. یا اللہ! تو السَّلَام ہے یعنی تو ہر عیب سے پاک ہے سلامتی کا فیضان تیری ہی جانب سے ہے اے عظمت وجلال اور اکرام وسخاوت والے! تو بہت خیر وبرکت والا ہے، یا ارحم الراحمین! ہم کو امن وسلامتی کی زندگی عطا فرما اور ہمیں دار السَّلَام یعنی جنت میں داخل فرما

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[١٢].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَقَّ حَمْدِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ وَعَبْدِهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ مِنْ بَعْدِهِ.

أَمَّا بَعْدُ: امن وسلامتی کی تمنا کرنے والو! انسانیت کیلئے رحمت وسلامتی ایک ضروری چیز ہے یہ ایک مضبوط خوبی اوراور پائیدار خصلت ہے تمام آسمانی شریعتوں نے اس پر زور دیا ہے پھر فطری طور پر آدمی میں امن وسلامتی کی خوبی ہوتی ہے اس کی بدولت نفس کو اطمینان نصیب ہوتا ہے اور دلوں کو خوشی حاصل ہوتی ہے سلامتی کی صفت سے دل پاک وصاف ہوجاتے ہیں اور بغض وحسد سے خالی ہوجاتے ہیں ایسے دل کی اللہ کے یہاں بڑی قدر وقیمت ہے: (إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ)(١٣)، ہاں مگر جو شخص اللہ کے پاس سلامتی والا دل لے کر آئے گا (اس کو کامیابی اور نجات ملے گی میرے دوستو! زندگی کے تمام شعبوں میں سلامتی کو عام کرو اپنے مسلمان بھائیوں کو سلام کرو سلام کے معنی میں غور کرو اور اس کی اہمیت اپنے دل میں بٹھاؤ پس جس شخص نے کسی مسلمان کو سلام کیا اس نے حقیقت میں اس کیلئے برائی اور آفت سے سلامتی کی دعا کردی اور اسے گویا اپنے خوف اور اپنی برائیوں سے مامون کردیا پھر یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ سلام ہر بھلائی اور ہر پائیداری کا ذریعہ ہے اور یہ ہر معاشرے کی خوشحالی اور بلندی کیلئے شرط ہے رسول رحمت ﷺ کا فرمان ہے: «أَفْشُوا السَّلَامَ كَيْ

تَعْلُوا»[١٤] سلام کو عام کرو تاکہ تمہیں بلندی حاصل ہو یعنی تاکہ تمہاری شان اعلی ہو اور تمہارا مرتبہ بلند ہو[١٥] چنانچہ جہاں بھی سلامتی کی بہار چلتی ہے وہاں شادابی اور خوشحالی عام ہوتی ہے اور جہاں کہیں بھی امن وسلامتی کا دریا بہتا ہے وہاں سکون اور ترقی کا باغ لہلہاتا ہے تہذیب وتمدن کی بنیادیں مضبوط ہوتی ہیں اور انسانیت کو خوشحالی اور کامیابی نصیب ہوتی ہے صدرِ ذی وقار شیخ محمد بن زید حفظہ اللہ فرماتے ہیں "سلامتی ہی وہ بنیاد ہے جس پر ہم اپنے مستقبل کی تعمیر کرسکتے ہیں اور اسے روشن بناسکتے ہیں "اس لئے اللہ کے نیک بندو! اپنے دلوں کی سلامتی کی فکر کرو اور اسے ہمیشہ بغض وحسد سے پاک رکھو اپنے گھروں میں سلام کو عام کرو اور اپنے رویہ میں سلامتی پیدا کرو اور اپنے درمیان سلام کو عام کرو اس طرح باہمی محبت عام ہوگی یہ روئے زمین تمہارے لئے جنت کا نمونہ بن جائے گی اور تم آخرت میں اپنے رب کی جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤگے خدائے عزّوجلّ کا ارشاد ہے ﴿لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾[١٦] ایسے ہی لوگوں کیلئے ان کے رب کے پاس سُکھ اور سلامتی کا گھر ہے ***

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَبِهَدْيِ نَبِيِّكَ مُقْتَدِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

رَبَّنَا مَا سَأَلْنَاكَ مِنْ خَيْرٍ فَأَعْطِنَا، وَمَا قَصُرَتْ عَنْهُ دَعَوَاتُنَا مِنَ الْخَيْرَاتِ فَبَلِّغْنَا، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.

اللَّهُمَّ أَدِمِ الاِسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ عَلَى دَوْلَتِنَا، وَأَتِمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَوَسِّعْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ مُحَمَّد بن زايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)(١٧).

(سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ * وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ * وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)(١٨). وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) المائدة: ١٦.

(٢) الحجرات: ١٠.

(٣) أبو داود، ٤٨٦٠، والترمذي، ٣٨٩٦.

(٤) متفق عليه.

(٥) الترمذي: ٢٦٩٨.

(٦) البخاري في الأدب المفرد: ٩٨٩.

(٧) الأنفال: ٦١.

(٨) سيرة ابن هشام: ٤١٢/٢. وحسنه ابن حجر في فتح الباري: ١٨/٨.

(٩) أحمد: ١٢٥٦٠.

(١٠) أحمد: ٤٨٦٢.

(١١) مسلم :٥٩٢.

(١٢) النساء: ٥٩.

(١٣) الشعراء: ٨٩.

(١٤) رواه الطبراني كما في مجمع الزوائد ٣٠/٨ وقال الهيثمي: إسناده جيد.

(١٥) فيض القدير: ٢٣/٢.

(١٦) الأنعام: ١٢٧.

(١٧) البقرة: ٢٠١.

(١٨) الصافات: ١٨٠-١٨٢.